شرح موطا

ساجد حمید

زندہ جانور کے گوشت کی حرمت

عن[1] ابی واقد اللیثی قال: قدم النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم المدینۃ وھم یحبون اسنمۃ الابل ویقطعون الیات الغنم. فسالوا النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن ذلک[2]. فقال: ما قطع من البھیمۃ وھی حیۃ فھی میتۃ.

''ابوواقد لیثی کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب (ہجرت کر کے) مدینہ تشریف لائے تو آپ نے دیکھا کہ لوگ (زندہ) اونٹ کے کوہان، اور دنبے کی چکتیاں کاٹ کر کھانا پسند کرتے تھے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں (دین کا حکم) پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا[1]: جو گوشت زندہ جانور سے کاٹا جائے، وہ مردار ہے[2]۔''

ترجمے کے حواشی

۱۔ یہ فرمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ان فقہی احکام میں سے ہے جو آپ نے قرآن کی آیات سے بطریق استنباط اخذ کیے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

۲۔قرآن مجید میں مردار کو حرام کیا گیا ہے (البقرہ ۲:۱۷۳) اور آیت صید کے الفاظ 'الا ما ذکیتم' سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ صرف وہی جانور مردار نہیں ہے جسے تذکیہ کے مسنون طریقے پر ذبح کیا گیا ہو اور اس عمل کے دوران میں اس کی موت خون بہنے سے واقع ہوئی ہو۔ چنانچہ جس جانور کا گوشت تذکیہ سے پہلے ہی کاٹ لیا جائے تو وہ گوشت مردار ہے اور مردار ہونے کی بنا پر حرام ہے۔ استاد گرامی جاوید احمد صاحب غامدی لکھتے ہیں:

''الا ما ذکیتم' کے الفاظ سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ صرف تذکیہ ہی ہے جس سے کسی جانور کی موت اگر واقع ہو تو وہ مردار نہیں ہوتا، تذکیہ انبیا علیہم السلام کی قائم کردہ سنت ہے اور بطور اصطلاح جس مفہوم کے لیے بولا جاتا ہے، وہ یہ ہے کہ کسی تیز چیز سے جانور کو زخمی کر کے اس کا خون اس طرح بہا دیا جائے کہ اس کی موت خون بہ جانے ہی کے باعث واقع ہو۔ جانور کو مارنے کی یہی صورت ہے جس میں اس کا گوشت خون کی نجاست سے پوری طرح پاک ہو جاتا ہے۔'' (میزان ۳۱۳)

متن کے حواشی

۱۔ان الفاظ کے ساتھ یہ روایت سنن ترمذی، رقم ۱۴۸۰، اور سنن ابن ماجہ، رقم ۳۲۱۷ میں آئی ہے، ان مقامات کے علاوہ یہ روایت سنن ابی داؤد، رقم ۲۸۵۸، سنن ابن ماجہ، رقم ۳۲۱۶، سنن البیہقی الکبریٰ، رقم ۸،۷،۹،۱۸۷۰۳، مسند ابی یعلیٰ، رقم ۱۴۵۰، مسند احمد، رقم ۲۱۹۵۳، ۲۱۹۵۴، سنن الدارمی، رقم ۲۰۱۸، مصنف عبدالرزاق، رقم ۸۶۱۱، ۸۶۱۲ میں معمولی اختلافات کے ساتھ آئی ہے۔

سب طرق میں مدینہ آنے اور وہاں کوہان اور چکتیوں کے کھانے سے متعلق رواج کا ذکر نہیں ملتا۔ یہ بات صرف ترمذی، رقم ۱۴۸۰، سنن البیہقی، رقم ۷،۹،۱۸۷۰۳، مسند ابی یعلیٰ، رقم ۱۴۵۰، مسند احمد، رقم ۲۱۹۵۳، ۲۱۹۵۴، سنن الدارمی، رقم ۲۰۱۸ میں آئی ہے۔

مصنف عبدالرزاق، رقم ۸۶۱۱ میں 'قدم النبی صلی اللہ علیہ و سلم المدینة ...' (نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ آئے ...) کے بجائے 'قال کان اهل الجاهلية يقطعون ...' (دور جاہلیت میں لوگ زندہ جانوروں کی چکتیاں کاٹ کر کھایا کرتے تھے) کے الفاظ آئے ہیں۔

سنن ابن ماجہ، رقم ۳۲۱۷ میں یہ روایت ان الفاظ میں آئی ہے:

يكون فى آخر الزمان قوم يحبون   ''آخری زمانے میں ایسے لوگ ظاہر ہوں گے جو

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

اسنمة الابل و يقطعون اذناب الغنم الا فما قطع من حی فهو میت .

کوہان کے گوشت کو پسند کریں گے اور زندہ جانور کی چکتیوں کو کاٹیں گے۔ اس وقت کے لیے سن رکھو کہ زندہ جانور سے کاٹا ہوا گوشت مردار ہے۔‘‘

ناصرالدین البانی صاحب نے ابن ماجہ کے حواشی لکھتے ہوئے اس روایت کو حد سے زیادہ ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۔ یہ جملہ مصنف عبدالرزاق، رقم ۸۶۱۱ سے لیا گیا ہے۔

---

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net